سینٹ کا انتخاب اور شریعت بل ماہِ رواں میں سینٹ آف پاکستان کی نصف نشستوں کے انتخابات مکمل ہو گئے ہیں اور مولانا سمیع الحق، حافظ حسین احمد، قاضی حسین احمد، پروفیسر خورشید احمد راجہ محمد ظفر الحق اور پیر سید برکات احمد بھی اپنے اپنے صوبوں سے نمائندگی کا اختیار لے کر سینٹ کے نئے ایوان میں آگئے ہیں نفاذِ شریعت کی جدوجہد کے ساتھ ان حضرات کی نظریاتی وابستگی اور شریعت بل کی جدوجہد میں ان کے سابقہ کردار کے باعث قوی اُمید ہے کہ ایوانِ بالا میں ان کی موجودگی شریعت بل کی منظوری اور نفاذِ شریعت کے دیگر ضروری اقدامات کے لیے موثر ثابت ہوگی۔ سینٹ کے تمام نومنتخب ارکان کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے ہماری دُعا ہے کہ اللہ رب العزت انہیں پاکستان میں شریعت اسلامیہ کی عملی بالادستی کا ذریعہ بنائیں اور ملک و ملت کی زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق سے نوازیں۔ آمین یا الہ العالمین۔

عُمرہ ویزہ
کی سہولت پی آئی اے اور تمام ائیر لائنز کی بکنگ اور ٹکٹنگ کیلئے
حافظ محمّد اینڈ سنز
ٹریول سروسز اینڈ ریکروٹنگ ایجنسی

ٹریول لائسنس نمبر ۸۳۳
بیرونِ ملک افرادی قوت کے لیئے با اعتماد اِدارہ

ریکروٹنگ لائسنس نمبر ایم پی ڈی ۹۶۲۔ لاہور
پاکستان میں بہتر خدمت کیلئے ہمارے لائسنس نمبر پر ویزہ لائیں

دین پلازہ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ فون: ۴۲۳۹۳، ۴۲۵۹۵ ٹیلکس: ۴۵۳۸۹ ٹربو پاک ٹیلیگرام ٹربو گوجرانوالہ

از شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صفدر

خلفاء راشدین رضؓ کی سُنّت

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض یافتہ حضرات ہر ایک اپنے مقام پر آفتاب ہدایت کا درخشاں ستارہ اور سماءِ علم کا روشن قمر ہے مگر یہ بات کسی طرح نظر انداز نہیں کی جاسکتی کہ جیسا فیض آپ سے خلفاء اربعہ کو نصیب ہوا مجموعی لحاظ سے وہ کسی اور کو حاصل نہ ہوسکا اور انہی کے وجود مسعود سے اللہ تعالےٰ کا یہ وعدہ پورا ہوا۔

"وعدہ کرلیا اللہ نے ان لوگوں سے جو تم میں سے ایمان لائے اور کیے ہیں انہوں نے نیک کام البتہ (آپؐ کے) بعد حاکم کردے گا اُن کو ملک میں جیسا حاکم کیا تھا ان سے اگلوں کو اور جما دے گا ان کے لیے دین اُن کا جو پسند کردیا اُن کے واسطے اور دے گا ان کو اُن کے ڈر کے بدلے امن۔ میری بندگی کریں گے میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے اور جو کوئی ناشکری کرے گا اس کے بعد، سو وہی لوگ نافرمان ہیں" (پ ۱۸، النور، رکوع ۷)

اس آیت استخلاف سے خلفاء اربعہ کی بہت بڑی فضیلت اور منقبت ثابت ہوئی۔ حضرت شاہ عبدالقادر دہلویؒ (المتوفی سنہ ۱۲۳۰ھ) لکھتے ہیں:۔

"خطاب فرمایا حضرت کے وقت کے لوگوں کو جو ان میں نیک ہیں پیچھے ان کو حکومت دے گا اور جو دین پسند ہے ان کے ہاتھ سے قائم کرے گا اور وہ بندگی کریں گے بغیر شرک، یہ چاروں خلیفوں سے ہوا پہلے خلیفوں سے اور زیادہ، پھر جو کوئی اس نعمت کی ناشکری کرے ان کو بے حکم فرمایا جو کوئی ان کی خلافت سے منکر ہوا، اس کا حال سمجھا گیا" (موضح القرآن، ص ۵۹۲)

لفظ استخلاف میں اشارہ ہے کہ وہ حضرات محض دینوی سلاطین اور ملوک کی طرح نہ تھے بلکہ وہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین ہوکر آسمانی بادشاہت کا اعلان کرنے والے اور دینِ حق کی بنیادیں جمانے والے تھے جنہوں نے خشکی اور تری میں دینِ اسلام کا سکہ بٹھایا حتیٰ کہ اس وقت مسلمانوں کو کفار کا مطلقاً خوب و رعب باقی نہ رہا، وہ کامل اطمینان اور امن

سے اپنے پروردگار کی عبادت میں مشغول رہے اور ان کی یہ شان رہی کہ ان کی بندگی میں شرک جلی تو کیا راہ پاتا شرکِ خفی کی آمیزش بھی نہ تھی۔ یہ بات انصاف اور قیاس سے بالکل بعید ہے کہ اللہ تعالےٰ تو ان کو اپنے دین حق کی ترویج و اشاعت کے لیے زمین کی خلافت اور نیابت سپرد کر دے اور وہ خدا تعالےٰ اور اس کے رسولؐ برحق کے اعتماد و اعتبار سے محروم ہیں یہی وجہ ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو معیار حق گردانتے ہوئے ہمیں انکی اتباع اور پیروی کرنے کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ حضرت عرباض بن ساریہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

"یعنی جو شخص میرے بعد زندہ رہا وہ بہت ہی زیادہ اختلاف دیکھے گا سو تم پر لازم ہے کہ تم میری اور میرے خلفاء راشدین کی سنت کو جو ہدایت یافتہ ہیں، مضبوط پکڑو اور اپنی داڑھوں اور کچلیوں سے محکم طور پر اس کو قابو رکھو۔ اور تم نئی نئی چیزوں سے بچو کیونکہ ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے"۔ (امام حاکمؒ اور علامہ ذہبیؒ وغیرہ ———— فرماتے ہیں کہ یہ روایت صحیح ہے۔ ترمذی ج ۲، ص ۹۲۔ ابن ماجہ ص ۵۔ ابوداؤد ج ۲ ص ۲۷۹ مُسند دارمی ص ۲۶۔ مسند احمد ج ۴، ص ۲۷، مستدرک ج ۱، ص ۹۵)

حضرت ملاّ علی القاریؒ اس حدیث کی شرح میں ارقام فرماتے ہیں :-

"اس لیے کہ خلفائے راشدین نے درحقیقت آپ ہی کی سنت پر عمل کیا ہے اور ان کی طرف سنّت کی نسبت یا تو اس لیے ہوتی کہ انہوں نے اس پر عمل کیا اور یا اس لیے کہ انہوں نے از خود قیاس و استنباط کر کے اس کو اختیار کیا" (مرقات علی المشکوٰۃ ج ۱ ص ۳۰)

اس سے معلوم ہوا کہ خلفائے راشدین نے جو کام اپنے تفقہ و قیاس اور اجتہاد و استنباط سے سمجھ کر اختیار کیا ہے وہ بھی سنّت ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے تحت اُمت کو اس کے تسلیم کرنے سے بھی ہرگز چارہ نہیں۔ اور وہ اس سنت کو تسلیم کرنے کی بھی پابند ہے اور شاہ عبدالحق صاحب محدث دہلویؒ (المتوفی ۱۰۵۲ھ) اس کی شرح میں لکھتے ہیں :-

"پس ہرچہ خلفاءِ راشدین بداں حکم کردہ باشند اگرچہ باجتہاد و قیاس ایشاں بود موافق سنت و اطلاق بدعت برآں نتواں کرد، چنانکہ فرقہ زائغہ کنند"۔
(اشعۃ اللمعات ج ۱، ص ۱۳۰)